

جماعت المسلمین فی ظل اللہ البین

جماعت المسلمین کی گمراہی

علیفہ بیگم

مفتی محمد عبدالوہاب خان القاوی الرضوی

بریم علی حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ

مرکز دفتر ملک لوشا CA-17 الطراح ہاؤس سوسائٹی، شاہ فیصل کالونی، کراچی۔

تفہیم از: حضرت ابو محمد مفتی احمد میاں برکات (ایم۔ اے)

”نیا حال لائے پرانے شکاری“ یہ محاورہ اہل زبان عرصہ سے استعمال کر رہے ہیں، لیکن اس کے اصل معنی اس دور میں زیادہ واضح ہو رہے ہیں، جب سے کہ منکرین عظمت و اہل زلف چلے بدلے شروع کئے، کبھی وہ اپنے آپ کو اہلسنت شمار کرنے کے لئے تحفظ و حق اہلسنت کی آڑ لیتے ہیں۔ کبھی ”سواد اعظم“ کا نام چرا کر ”سواد اعظم اہلسنت“ کہلاتے ہیں۔ کبھی ”ختم نبوت“ کے تحفظ کا ڈھونگ بچاتے ہیں۔ کبھی ”حزب اللہ“ کے نام سے دولت ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں اور کہیں ”عظمت صحابہ“ کا عنوان لگا کر بے ایمانیاں کرتے ہیں۔ اب انہوں نے نیا لیل لگایا ہے اور اپنا نام ”جماعت المسلمین“ رکھ لیا ہے، اور تاثر یہ دینا شروع کیا ہے کہ ہم بڑے سیدھے سادے، سچے، پکے مسلمان ہیں اور ہمارا راستہ ہی سب سے زیادہ صحیح راستہ ہے۔ لیکن دراصل یہ لوگ اس نام کے پردے کی آڑ میں سچے مسلمانوں کو راہ سے بھٹکانا چاہتے ہیں۔

فاضل مولف حضرت علامہ مولانا محمد عبد الوہاب خاں قادری ضوی دامت برکاتہم العالیہ نے جماعت المسلمین کے ایسے ہی فریبوں کو آشکارا کیا ہے اور قرآن کریم کی روشنی میں ان کے مکر و گید کو ظاہر فرما دیا ہے کہ ان کے دعوے سراسر قرآن و سنت کے خلاف ہیں۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اس مضمون کو ٹھنڈے دل کے ساتھ غور سے چڑھے اور پھر خود ہی فیصلہ کرے، یقیناً وہ اسی نتیجے پر پہنچے گا کہ یہ بھی اہل باطل کی جماعت ہے۔ مولانا تعالیٰ ہر مسلمان کو ثابت قدمی عطا فرمائے۔ (امیسے)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ الْقَوِي الْعَزِيزِ الْمُقْتَدِرِ
 الْجَبَّارِ الْمُتَعَالَى بِصِفَاتِ الْكَمَالِ وَالْجَلَالِ الْمُنَزَّهَ عَنْ قَوْلِ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالطُّغْيَانِ
 وَالضَّلَالِ وَالَّذِي لَيْسَ لَهُ ضِدٌّ وَلَا نَدٌّ وَلَا مِثَالٌ ثُمَّ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى أَفْضَلِ
 الْعَالَمِينَ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرَّسُلِينَ وَرَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا
 مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۵
 ابا بعد! برادران اسلام! آپ کی عبادات و حسنات نماز و صلوٰۃ روزہ اور حج وغیرہ
 کا واحد مقصد نجات ہے اور نجات کے لئے شرط ایمان ہے مولائے قدوس ارشاد
 فرماتا ہے۔ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ اُنْشَاْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
 اِنَّكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَرْزُقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ (المؤمن: ۲۴)
 ترجمہ:- اور جو نیک کام کرے مرد ہو خواہ عورت اور وہ مؤمن ہو تو
 وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے وہاں بے حساب رزق پائیں گے۔ معلوم ہوا
 کہ قبولیت اعمال کا انحصار ایمان پر ہے۔

اور ارشاد ہوتا ہے:- وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ
 مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (المائدہ) یعنی جو کفر کرتا ہے ساتھ ایمان لانے کے اس کے اعمال
 اکارت و برباد ہو گئے اور وہ آخرت میں زیان کا رہے۔ معلوم ہوا کہ ایمان
 لانے کے بعد جو بھی کفر کرے اس کے اعمال صالحہ ضبط و نیست و نابود
 ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ پورے قرآن کریم پر معنی معروف اور مفہوم مشہور کے ساتھ ایمان
 لانا ضروری ہے نہ اس طرح کہ قرآن کریم میں تراش خراش کر کے اپنی طرف

سے جدید معنی کو جس کے اکثر فرقے اسی طرح معنی و مہنوم کی تراش خراش میں گمراہ
 ہوئے اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے، جدید ترین فرقہ "جماعت المسلمین" جو
 اپنے سوا کسی کو مسلمان ہی نہیں مانتی صاف صاف لکھ دیا "ہمارا دین صرف ایک
 یعنی اسلام فرقہ وارانہ مذہب نہیں" گو یا ہر مذہب خواہ حنفی ہو یا مالکی شافعی ہو یا حنبلی
 سب کو مٹانی اسلام رکھ کر، ٹھہرایا اپنے مکروہ چہرے پر اسلام کا نقاب ڈال کو نہ ہم
 خویش سب کو کافر بنا ڈالا طریقہ کہ اتنا بھی علم نہیں کہ دین اور مذہب کی تعریف
 سے واقف ہوں نیز استدلال میں جتنی بھی آیات قرآنی پیش کیں ان میں "دین"
 کا مذکور مذہب کا نام بھی نہیں جس سے اس کی جہالت آشکار ہے وہ دین کو مذہب
 سمجھتا ہے اور ہر مذہب کو دین جانتا ہے اس بے علم و کوتاہ فہم کو اتنی بھی تمیز
 نہیں کم از کم اپنے شجرہ نسب ہی کو دیکھ لیتا تو یقیناً باپ اگر نہیں تو دادا کو اور ضرور
 کسی مذہب کا پیرو پاتا یہاں تک کہ دادا پڑ دادا لکھ دادا سب کو گناہاں نماذا اللہ
 مشرک اور کافر ہی پاتا تو اول خود اگر نہیں تو باپ کو نہ مسلم بتاتا اور اوپر سب
 کو کافر مانتا اور خود کو کفار کی اولاد اور کافر کا بچہ کہلاتا ملا حول ولاقوتہ الاباۃ علیہم
 ہم اس بحث کو طول دینا نہیں چاہتے صرف شاہ ولی اللہ صاحب محدث
 دہلوی کے ایک حوالہ پر تمام کرتے ہیں۔

شاہ صاحب فرماتے ہیں "آلہذا ربو کے ذرا سب کو ایک مذہب چاہئے۔
 بدون تعصب کے" چونکہ جمہور اہل سنت کے نزدیک مذہب اربعہ میں حق و دائر
 ہے لہذا سب کو مجملاً حق جاننے کو فرمایا رشفاء العلیل معاً، امشبہ مدینہ بلسنگ کہ اپنی
 جماعت المسلمین والے سارے کے سارے مل کر فتویٰ لگائیں کہ شاہ ولی اللہ

مسلمان تھے یا نہیں شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کے اس قول سے معلوم ہوا کہ دین بلاشبہ ایک ہے مگر مذاہب اربعہ میں مثلاً قبلہ ایک ہی کعبہ معظمہ ہے مگر اطراف متعدد ہیں تو مشرق میں رہنے والے مغرب کی جانب سجدہ کرتے اسی طرح مغرب کی جانب رہنے والے مشرق اور شمال کی جانب والے جنوب کی جانب اے شاہ کو سجدہ کرتے ہیں قبلہ ایک ہی ہے مگر سمتیں متعدد ہیں اس طرح دین ایک ہے مذہب متعدد اور ہر مذہب کے پیروں کا ملین و عارفین شامل مثلاً مذہب حنفی میں آجل ابو جعفر طحاوی علیہ الرحمہ و الرضوان امام آجل امام الحرمین امام محمد محمد غزالی اور امام العزیز ابراہیم بن ادھم حضرت معروف کرخی حضرت ہارون بن علی بن فضال حضرت داؤد طائی وغیرہم اولیائے کاملین موجود ہیں اور مذہب مالکی میں حضرت ابوالفضل قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ کا نام ہی کافی ردائی ہے۔

اسی طرح مذہب شافعی میں امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری کا نام کافی ہے اگر امام بخاری کو مقلد شافعی نہ مانئے اور مجتہد تسلیم کیجئے تو پانچویں مذہب کو رواج دیجیئے تم تو چار ہی کو روتے تھے اب پانچویں کا نام کیجئے۔

مذہب حنبلی میں حضور پر نور سیدنا عبد القادر جیلانی غوث الاعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ کا نام کافی ہے اس کے بعد کسی نام کے پیش کرنے کی حاجت نہیں یہ تمام اولیائے کاملین سے ہیں جن کا انکار نہ کرے گا مگر منکر ہیٹ دھرم۔

لہذا ثابت ہو گیا کہ مذاہب اربعہ حق ہیں جو منکر ہے وہی گمراہ ہے دین ہے اور قرآن حکیم میں یہی مذکور ارشاد فرمایا جاتا ہے۔

ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى و

یتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولیٰ و نصلہ جہنم و

سکات مصیرا (آیت ۱۱۵ سورۃ النادر)

یعنی اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا
اور مومنوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اسے
دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی۔

اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو رسول اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کی مخالفت کرے اور مومنین کی راہ کے خلاف اور راہ چلے جیسا کہ گستاخان
رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور توقیر سے
جلتے اور مومنین کی راہ کے خلاف راہ چلتے ہیں ان کو اللہ عزوجل جہنم میں ڈالے گا
اور محمد تعالیٰ اہلسنت کا طرہ امتیاز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی غلامی اور جان فدا
اور مومنین صالحین یعنی اللہ کے پیاروں کی اتباع اور فرمانبرداری کرنا اور وہ مذاہب
اربعہ کو شامل ہم نے مذاہب اربعہ کے مقلدین میں ائمہ اہل اور اولیاء اکمل کے
اسماء پیش کئے ان میں سے جس کے اسلام کا انکار کیجئے تو نشان دہی فرمائیے حق
واضح ہو جائے گا ر الحمد للہ رب العلمین

آئیے جماعت المسلمین کی دعوت کا قرآن کریم کی روشنی میں جائزہ لیجئے

حقیقت آشکار ہو جائے گی لیجئے ان کی دعوت کہیے یا دعویٰ یہ ہے۔

نمبر ۱۔ ہمارا حاکم صرف ایک یعنی اللہ تعالیٰ

نمبر ۲۔ ہمارا امام صرف ایک یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،

نمبر ۳۔ ہمارا دین صرف ایک یعنی اسلام

نمبر ۳۔ ہمارا نام صرف ایک یعنی مسلم
نمبر ۴۔ ہماری محبت کی بنیاد صرف ایک یعنی اللہ تعالیٰ
نمبر ۵۔ ہمارے فخر کا سبب صرف ایک یعنی ایمان

مذکورہ امور ہی ان کے دین کی اساس میں اب دیکھنا یہ کہ قرآن حکیم میں اللہ عزوجل کیا فرماتا ہے۔ پہلا دعویٰ ہمارا حاکم صرف ایک یعنی اللہ تعالیٰ اور دلیل میں پیش کرتے ہیں فاللہم الا واحد قلہ اسماؤ تمہارا حاکم صرف ایک ہے لہذا صرف اسی کی اطاعت کرو۔ (کتابچہ ہمارا حاکم ص ۲)

یہاں دو باتیں قابل غور ہیں ایک کلمہ اللہ جس کا ترجمہ انہوں نے حاکم کیا دوسرا اسماؤ اسی کی اطاعت کرو۔ اللہ وہ کلمہ ہے جس کا اطلاق اللہ کے سوا کسی غیر پر ہوتا ہی نہیں اگر کوئی مجاز بھی اللہ کا اطلاق غیر خدا کے لئے کرے مشرک ہے برخلاف حاکم کے کہ غیر خدا کے لئے مجاز جائز بلکہ خود قرآن حکیم میں مذکور اللہ کا معنی ہے ”مستحق عبادت جو غیر اللہ کے لئے ثابت کرے اگرچہ مجازاً مشرک ہے۔“

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِصْخِرُوا مِنَ الْاَرْضِ هُمْ يَنْشُرُونَ (الانبیاء ۷۱)
کیا انھوں نے زمین میں کچھ ایسے خدا بنائے ہیں کہ وہ کچھ پیدا کرتے ہیں اور ظاہر ہے کہ پیدا کرنا خالق کی شان ہے اور وہی لائق عبادت ہے۔ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔۔ وَاتَّخِذُوا مِنْ دُونِ الْهَيْهَاتِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئاً وَهُمْ يُخْلَقُونَ (الفرقان ۳)
اور لوگوں رکھو، اے اس کے سوا اور خدا ٹھہرائے کہ وہ کچھ نہیں بناتے اور خود پیدا کئے گئے ہیں۔ تیسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔۔ اَللّٰهُمَّ اَلْهَيْهَاتَ تَمْنَعُ مِنْ دُونِنَا لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَلَا هُمْ مِّنَا يَصْحَبُونَ (الانبیاء ۲۳)

کیا ان کے کچھ خدا میں؟ ان کو ہم سے بچاتے ہیں وہ اپنی ہی جانوں کو نہیں بچا سکتے اور نہ ہماری طرف۔ ان کی یاری ہو۔

بطور نمونہ: میں آیات پیش فرماتا ہوں جس سے معلوم ہوا کہ اللہ کہتے ہیں مستحق عبادت کو اور وہ اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں الا اللہ ہر حاکم کو اللہ برگز نہیں کہہ سکتے اور غیر اللہ کے لئے حاکم کا ثبوت قرآن حکیم میں موجود اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:-

وَلَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتَذَلُّواْ بِهَا اِلَى الْحُكَّامِ (البقرہ ۱۸۸)
یعنی اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لئے پہنچاؤ۔ کون نہیں جانتا کہ حکام حکم کی جمع ہے چنانچہ اس آیت کریمہ سے بہت سے حاکموں کا ثبوت ہوا اگر جماعت المسلمین والے کہیں کہ یہاں حکام سے مراد حکام مجازی ہیں تو ہم کہیں گے کہ وہاں اللہ یعنی حاکم کا اقرار اس بات کی دلیل ہے کہ تمہارا حقیقی اللہ (حاکم) اللہ ہے اور مجازی اللہ بے شمار ہیں۔

دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے۔ وَلَا تَدْرِيْكَ لَا يَوْمُنُوْنَ حَتّٰى يَخْرُجُوْكَ مِنْهَا تُجْرٌ
بینہم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت دیلموا تسلیما (النساء آیت ۶۵)
تو اسے محبوب تمہارا رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں نہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔ اس جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دل و جان سے حکم نہ مانے وہ مسلمان ہی نہیں اور تم نے بے شک انکار کیا اور کلمے بندوں کہا کہ اللہ کے سوا کوئی حاکم نہیں لہذا آیت کریمہ کا

حکم تم پر جاری۔

اس قبیل سے اور آیات بھی موجود مگر مسلمان کے لئے ایک آیت بھی کافی ہے نیز تم نے جو آیت کریمہ پیش کی اس میں اللہ کے ساتھ اطاعت کو ہی خدا کے ساتھ مشروط کر دیا اور لکھا صرف اسی کی اطاعت کرو۔ اور اللہ مجہد ارشاد فرماتا ہے من یطیع الرسول فقد اطاع اللہ۔ جس نے رسول کی اطاعت کی اسی نے اللہ کی اطاعت کی۔ اللہ تعالیٰ نے رسول کی اطاعت کو لازم قرار دیا اور فرمایا رسول کی اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے اور تم نے اللہ کے ساتھ اطاعت کو مفید کیا کیونکہ حاکم ہی کی اطاعت لازم غیر کی نہیں اور تمہارے نزدیک اللہ کے سوا کوئی حاکم نہیں چنانچہ اللہ کے سوا کسی کی اطاعت نہیں گویا آپ لوگ قرآن کریم کا رد فرما رہے ہیں دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے :۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان کی حمد تم میں اولی الامر (فقہاء) میں یہاں اللہ عزوجل حکم دیتا ہے کہ تم رسول کی اطاعت کرو اور اولی الامر یعنی فقہاء کی تم کہتے ہو کہ اللہ کے سوا کسی کی اطاعت نہیں یہ اللہ عزوجل پر تمہارا حکم لگانا ہے۔ اب اپنی پیش کردہ آیت کو دیکھو کہ تم نے اس میں کسی خیانت کی اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے فالہکم اللہ واحد فلیعزلوا علمحضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا کیسا ایمان افروز ترجمہ فرمایا تو تمہارا معبود ایک معبود ہے تو اسی کے حضور گردن رکھو۔ (سبحان اللہ)۔

دعویٰ دوم بہرا امام صرف ایک یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی بابت کوئی تاجید دستیاب نہ ہو۔ البتہ امامت کو ان لوگوں نے رسالت

سے بھی افضل و اعلیٰ برتر و بالاتر کیا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی کو امام تسلیم ہی نہیں کرتے حالانکہ انبیاء و مرسلین پر ایمان لانا بھی ضروری ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- وَالْمُؤْمِنُونَ كَذٰلِكَ هُمُ الْمُتَّكِنُونَ دُکْتَبَہ دُور سَلٰہ لَا نَفَرَقْ بَیْنِ اَحَدٍ مِنْہُمْ سَلٰہ ۔

یعنی اور ایمان والوں نے مانا اللہ اور اس کے فرشتے اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔ اور یہ کہتے ہیں کہ حضور کے سوا ہمارا کوئی امام ہی نہیں بظاہر تمام انبیاء و مرسلین کا انکار لازم آیا۔ اگر انبیاء و مرسلین کا اقرار تصور کیجئے تو لازم آئے گا کہ امامت وہ فضل عظیم ہے جو رسول اللہ دوسرے انبیاء و مرسلین کو حاصل نہیں تھا۔ نہ مہین یا خانہ نبیین جو حضور اکرم سید عالم نسل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے لئے خاص ہے۔

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسٰی الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِیْ صَرِيَةٍ مِّنْ لَّقَائِهِ وَجَعَلْنَا هٰدِیً لِّبَنیْ اِسْرَآئِیْلَ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اُمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنا (التَّحٰجُّد آیت ۲۳-۲۴)
اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی تو تم اس کے ملنے میں شک نہ کرو اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کے لئے ہدایت کیا اور ہم نے ان رہنما اسرائیل میں سے کچھ امام بنائے کہ ہمارے حکم سے بتاتے ہیں۔ آخر امام کی جمع ہے اللہ عزوجل نے بنی اسرائیل میں امام بنائے شاہ عبد القادر صاحب محدث دہلوی اسی آیت کریمہ کے متعلق فرماتے ہیں تحقیق دی ہم نے موسیٰ کے تئیں تو ریت جیسے دیا ہم نے تیرے تئیں قرآن پس نہ رہیچ بے شک دیکھنے موسیٰ کے سے اور کیا ہم نے تو ریت کو راہ دکھانے

والی خاص بنی اسرائیل کو اور کیا ہم نے بنی اسرائیل کو یہ شیوا کہ راہ دکھاویں خلق کو
ساتھ حکم توریت کے موافق فرمان ہمارے کے (تفسیر سورۃ القرآن)

اے ایمان والو غور تو کرو کہ اللہ عزوجل حضرت موسیٰ علیہ سلام کی امت
بنی اسرائیل میں تو امام بنائے اور اپنے پیارے محبوب سید المرسلین کی امت جو کہ خیر الامۃ
ہے ان میں امام پیدا نہ فرمائے۔

اللہ تعالیٰ مومنین کے بارے میں ومن تاب وعل صالحا اور جو توبہ کرے اور
اچھا کام کرے۔ اور صاف بیان فرما کر ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اٰنْسَانٍ وَاٰجِنَا ذُرِّيَّتَنَا قُرَّةَ
اَعْيُنٍ وَاَجْعَلْ لَنَا لِمُتَّقِينَ اِمَامًا (الفرقان آیت ۷۴)

اور وہ عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دے ہماری پیہیوں اور ہماری
اولاد سے آنکھوں کی تھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بننا اگر امام ہونا ایسا ہی
فضل مخصوص تھا کہ جو کم از کم رسالت و نبوت کا علم ہوتا تو کوئی بھی مومن امامت
کے لئے دعا نہ کرتا اور نہ کسی مومن نے کبھی یہ دعا کی کہ مجھے بنی بنادے معلوم ہوا
کہ امامت بنی کے لئے مخصوص نہیں بلکہ بنی کے اسی بھی امام ہوتے ہیں اور لفظ
امام تو اللہ تعالیٰ نے کافروں کے سرداروں کے لئے بھی استعمال فرمایا مثلاً:-

وَجَعَلْنَاهُمْ اٰثِمَةً يَدْعُونَ اِلَى النَّارِ (سورۃ القصص آیت ۲۱)

اور ہم نے انھیں دوزخیوں کا امام بنایا۔ اور فرماتا ہے:-

وَاَنْ يَكُنُوْا اِيْمَانُهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ دُطْعَنُوْا فِى دِيْنِكُمْ

فَقَاتِلُوْا اٰثِمَةَ الْكُفْرِ (التوبة آیت ۱۷)

پر بیگانہ مانتے ہیں۔ معلوم ہو کہ مسلمانوں کے یہ نام منافق ایمان نہیں بلکہ مراتب اور فضل عظیم پر دال ہیں۔ منافق بھی خود کو مسلمان کہتا ہے مگر حبیب ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اللہ جل مجدہ اس کا رد فرمادیتا ہے مثلاً فرمایا :-

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ۝

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور آخرت پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں ہیں۔ البتہ ان کا اسلام تسلیم کر لیا گیا ارشاد ہوتا ہے :- قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا لَمَّا تَوَسَّوْا وَلَكِن قَوْلُ الْإِيمَانِ فِي قُلُوبِهِمْ ۝

گنوار بولے ہم ایمان لائے تم فرماؤ تم ایمان تو نہ لائے ہاں یوں کہو اسلام اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا۔

معلوم ہو کہ مسلمان کہنا منظور مگر ان کا کہنا ہرگز منظور نہیں

چنانچہ یہی سوچ سمجھ کر جماعت المسلمین والوں نے مومن ہونے کا دعویٰ نہ کیا کہ قرآن کریم تو ایسے لوگوں کے اٹنا کہنے کا رد فرما چکا ہے ہرگز قابل قبول نہ ہوگا البتہ مسلمان منظور ہو چکا ہے لہذا اپنا علم جماعت المسلمین بنایا۔

والحمد للہ رب العالمین

کسی فرد یا جماعت میں ایک بات ہی گمراہی و ضلالت کی پائی جائے تو اس کو گمراہ ہی کہا جائے گا اگرچہ تمام باتیں اسلامی ہوں مثلاً کوئی شخص تمام وکال اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے کروڑوں سجدے دن و رات میں اللہ کے لئے کرے مگر ایک سجدہ مہار یو کو کرے تو اس کو مومن نہ کہیں گے ان کی ہر دعوت گمراہی و ضلالت پر دال چنانچہ بنظر اختصار اس پر بس کیا اللہ جل مجدہ شرف قبولیت

عطا فرمائے اور مومنین کو راہ حق پر استقامت بخشنے
 وَهَدَىٰ لِلَّهِ تَعَالَىٰ خَيْرٌ مِنْ خَلْقِهِ سُبْحَانَكَ مَا يَدْعُونَ
 هَٰذَا بَدْعًا لِلَّهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَبَارِكُوكُمْ وَسَلَامٌ

مکتب بارگاہِ رضا

ابوالرضا عبدالوہاب خاں افشاری الرضوی

نہجی بندہ

لاٹھ کاٹہ